تَرْغِيبُ الْمُؤْمِنِين
فِي
اِعْلَاءِ كَلِمَةِ الدِّيْن

(اردو ترجمہ)

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ٹائیٹل بار اوّل

هٰذِهٖ رِسَالَةٌ كَرِيْمَةٌ اَلْجَاَئَنِيْ اِلَيْهَا مَصْلِحَةٌ عَظِيْمَةٌ وَسَمَّيْتُهَا

یہ ایک اعلیٰ رسالہ ہے مجھے اس کے (لکھنے کے) لئے
ایک عظیم مصلحت نے آمادہ کیا ہے اور میں نے اس کا نام

ترغیب المومنین
فی
اعلاء کلمۃ الدین

رکھا ہے۔

طبعت فی مطبع ضیاء الاسلام قادیان

فی سنۃ ۱۳۱۶ من الہجرۃ المقدسۃ

یہ رسالہ ضیاء الاسلام پریس قادیان میں ۱۳۱۶ھ میں شائع ہوا۔

﴿٢﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلرَّحمٰن الذی ابتدء بالافضال. و اسبغ منَ العَطاء من غیر عملٍ سبق من العُمّال. الکریم الذی نضح عَنّا المکاره و اتمّ علینا انواع النوال. و اعطانا کل شیء قبل السوال و اظهار الآمال. بعث لنا رسولًا کریمًا بارعًا فی الخصال. سبّاق غایات فی کل نوع الکمال. خاتم الرسل و النبیین. النبیّ الامیّ الذی هو محمّدٌ بما حُمّد علٰی السن المستفیضین. و بما بذل الجُهد للاُمّة و شاد الدین. و بما جاء لنا بکتاب مبین. و بما اوذی

سب تعریفیں اس رحمٰن (خدا) کے لئے ہیں جس نے اپنے فضلوں سے (ہر چیز کا) آغاز فرمایا اور اس نے عمل کرنے والوں کے کسی عمل کے صادر ہونے سے پہلے اپنی عطاء کو کامل کیا۔ وہ کریم ہے جس نے ہم سے مکروہات کو دور فرمایا اور ہم پر اپنی قسما قسم کی نعمتوں کو کمال تک پہنچایا اور اس نے ہمیں ہر چیز سوال سے پہلے اور امیدوں کے اظہار سے پہلے عطا فرمائی۔ اس نے ہمارے لئے شمائل و خصائل میں افضل رسول کریم مبعوث فرمایا جو کمال کی ہر قسم کی انتہاؤں میں بہت زیادہ سبقت لے جانے والا اور خاتم الرسل اور خاتم النبیین ہے۔ وہی اُمّی نبی جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ وہ فیض پانے والوں کی زبانوں سے بہت تعریف کیا گیا۔ اور اس وجہ سے بھی کہ آپ نے اُمّت کے لئے انتہائی جدوجہد فرمائی اور دین کو مضبوط کیا اور اس وجہ سے بھی کہ وہ ہمارے لئے کتاب مبین لائے

لـنـا عـنـد تبلیغ رسـالات ربّ الـعٰلمین. وبما اکمل کلّ ما لم یُکمل فی الکتب الاولٰی. و اعطٰی شریعة منزهة عن الافراط و التفریط و نقائص اخریٰ. و اکمل الاخلاق و اتمّ ما حَریٰ. و احسن الی طوائف الوریٰ. و علم الرشد بغرر البیان و وحی اجلی. و عصم من الضلالة و تحامیٰ. و انطق العجماوات و نفخ فیهم روح الهُدٰی. و جعلهم ورثاء کافّة المرسلین. و طهّرهم و زکّاهم حتی فنوا فی مرضات الحضرة. و اهراقوا دمائهم للّٰه ذی العزة. و اسلموا وجوههم منقادین. و کذالک علّم معارف مبتکرة. و لطائف مکنونة. ونکات نادرة. حتی بلغنا الفضل باغتراف فضالته. و عرفنا ادلة الحق باختراف ﴿۳﴾

اور بوجہ اس کے کہ ربّ العالمین کے پیغامات کی تبلیغ کے سبب آپؐ کو ہمارے لئے تکلیف دی گئی اور بسبب اس کے کہ آپؐ نے کتب سابقہ میں جو کچھ نامکمل تھا اسے مکمل کر دیا اور افراط و تفریط اور دیگر نقائص سے پاک شریعت عطا کی اور آپؐ نے اخلاق کو کامل فرمایا اور جو ناقص تھا اسے پورا کیا اور مخلوق کے ہر طبقے پر احسان فرمایا اور عمدہ فصیح بیان اور روشن وحی سے ہدایت سکھائی اور آپؐ نے ضلالت سے بچایا اور حفاظت کی۔ آپؐ نے گونگوں کو نُطق بخشا اور ان میں ہدایت کی روح پھونک دی اور ان کو تمام رسولوں کا وارث بنایا اور ان کو پاک کیا اور ان کا تزکیہ کیا یہاں تک کہ وہ رضائے الٰہی میں فنا ہو گئے اور انہوں نے اللہ عزوجل کی خاطر اپنے خون بہائے اور اطاعت کرتے ہوئے اپنا آپ (اس کے) سپرد کر دیا اور اسی طرح آپؐ نے نئے، اچھوتے معارف، مخفی لطائف اور نادر نکات سکھائے، یہاں تک کہ ہم نے آپؐ کے فضل سے خوشہ چینی کرتے ہوئے فضل کو پا لیا اور ہم نے آپؐ کی راہنمائی کے چنیدہ ثمر سحیق کے دلائل کی معرفت پائی اور ہم زمین میں دھنسے

دلالتہٖ. و صعدنا الی السّماء بعد ما کنّا خاسفین. اللھم فصلّ علیه و سلّم الی یوم الدین. و علٰی آله الطاھرین الطیبین. و اصحابه الناصرین المنصُورین. نخب اللّٰه الذین آثروا اللّٰه علی انفسھم و اعراضھم و اموالھم و البنین. والسلام علیکم یا معشر الاخوان. لقیتم خیرا و وُقیتم شرور الزمان. و رُزقتم مرضات ربّ العالمین.

اما بعد فاعلموا ایھا الاخوان. و الاحباب و الاقران. انّ الزمان قد اظھر العجب. و ارانا الشجیٰ والشجب. و سخر بوم لیلة اللیلاء من الدرة البیضاء و شارف ان تشن الغارات علٰی دین الرحمٰن. الذی ضمّخ بالطیب العمیم من العرفان. و اُودِع لطائف نعیم الجنان. و سیقت الیه انھار من ماء معین. و تفصیل ذالک

ہونے کے بعد اب آسمان کی بلندیوں تک پہنچ گئے ہیں۔ اے اللہ! اب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی مطہر و طیّب آل پر اور آپ کے مددگار و تائید یافتہ اَصحاب پر قیامت تک درُود وسلام بھیج۔ اللہ تعالیٰ کے چنیدہ جنہوں نے اللہ کو اپنے نفسوں، اپنی عزتوں اور اپنے اموال و اولاد پر ترجیح دی۔ السلام علیکم اے برادران جماعت (اللہ کرے) خیر پاؤ اورتم زمانے کے شرور سے محفوظ رہو اور تمہیں ربّ العالمین کی رضا ملے۔

امّا بعد! اے بھائیو، دوستو اور ساتھیو! پس تم جان لو کہ اس زمانے نے عجائب ظاہر کئے ہیں اور ہمیں غم واندوہ دکھایا ہے اور اندھیری رات کے اُلّو چمکدار موتی کے ساتھ تمسخر کررہے ہیں اور قریب ہے کہ پے دَر پے اس دینِ رحمٰن پر حملے ہوں۔ جو عرفان کی غیر معمولی خوشبو سے معطّر کیا گیا ہے۔ اور اس میں جنت کی نعماء بکثرت ودیعت کی گئی ہیں اور اس کی طرف صاف شفاف پانی کی نہریں لائی گئی ہیں اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ

﴿۴﴾

ان بعض السفهاء من المتنصرين. والمرتدين الضالّين. سبّوا نبيّنا محقّرين غير مبالين. و طعنوا فی ديننا مستهزئين. مع انهم اتخذوا الٰها من دون الرحمٰن. و تركوا اللّٰه عاكفين علی الانسان. و جاؤا بِافک مبين. فلا يَستَحيُونَ بل يُؤذون اهل الحق جالعين. ويفسدون فی الارض مجترئين. و يصولون علی المسلمين مغضبين. وكنا مأمورين لازالة تماثيلهم. وازاحة اباطيلهم. و اجاحة تساويلهم. و اقتلاع اقاويلهم. والاٰن ظهر الامر معكوسًا. و عاب الليل شموسًا. وصال المتنصرون علی المسلمين. و من فتنهم الجديدة ان رجلًا منهم الف كتابا و سمّاه امّهات المؤمنين. وسلک فيه كل

نئے نئے عیسائی ہونے والوں میں سے بعض بیوقوف اور مرتد اور گمراہ لوگوں نے تحقیر اور بے باکی سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور اِستہزاء کرتے ہوئے ہمارے دین کے بارے میں طعنہ زنی کی، باوجود اس کے کہ انہوں نے رحمٰن خدا کو چھوڑ کر (عاجز انسان کو) معبود بنا لیا اور انہوں نے انسان کے سامنے دوزانو ہوتے ہوئے اللہ کو ترک کر دیا اور انہوں نے کُھلا کُھلا جھوٹ گھڑا۔ پس وہ حیا نہیں کرتے بلکہ اہلِ حق کو بے شرمی سے دُکھ دیتے ہیں اور وہ بے باک ہوکر زمین میں فساد کرتے اور غضبناک ہوکر مسلمانوں پر حملہ کرتے ہیں حالانکہ ہم ان کے بتوں کو توڑنے، ان کی باطل باتوں کو دُور کرنے، ان کی ملمّع سازیوں کی بیخ کنی کرنے اور ان کی جھوٹی باتوں کو جڑ سے اُکھیڑنے کے لئے مامور ہیں اور اب معاملہ اُلٹ گیا ہے اور راتیں سورج کی عیب چینی کر رہی ہیں اور نو عیسائی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے ہیں۔ اور ان کے نئے فتنوں میں سے ایک یہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص نے کتاب لکھی اور اس کا نام اُمّہات المؤمنین رکھا ہے اور اس نے اس میں

طــريــق الســبّ و الافتــراء كــالــمـفسـديـن الفتّـانين. انـه امــرء استــعــمــل الـسـفـاهة فـى خـطـابـه. و اَبْـدىٰ عـذرة كانت فــى وطــابـــه. و اظهـر كـانّــه اتـمّ الـحـجة فى كـتـابـه. و ختم الـمباحث بفصل خطابه. و لَيْسَ فــى كتـــابـــه مــن غيـر السـبّ و الشتـــم. و كـلـمـات لا يـليـق لاهـل الـحيـاء والـحزم. بيد انـه ابــدع بـــارســـال كتبـــه مـن غيــر طــلـب الى الـمسـلـمين الـغيـوريـن مـن اعـــزة الـقـــوم و نـخـب الـمـؤمـنـيـن. وتلک هـى الـنـار التى التهبت فى ضرم الـمتـألـمـيـن. و احـرقت قلوب الـمـؤمـنيـن الـمسـلمين. فلما رَأَيُـنَـا هٰـذا الـكـتـاب. و عثـرنـا عـلٰـى غلـوائه و ما سبّ و ذاب. قـرئـنـا كـلـمه الموذية. و آنسنا قـذفـاتـه الـمغضبة و شـاهدنـا ضيـمـه الصريح. و قوله القبيح.

فتنہ باز مفسدوں کی طرح دشنام دہی اور
افترا پردازی کا ہر طریق اختیار کیا ہے۔ یہ
ایسا شخص ہے جس نے اپنے خطاب
(کتاب) میں بے حیائی سے کام لیا ہے اور
اس نے وہ پلیدی ظاہر کی جو اس کے اندر
تھی اور اس نے ایسے ظاہر کیا کہ گویا اس
نے اپنی کتاب میں اتمامِ حجت کر دی اور
اپنے فیصلہ کن کلام سے بحث کو ختم کر دیا ہے
حالانکہ اس کی کتاب میں سبّ و شتم کے سوا
کچھ بھی نہیں اور ایسے کلمات ہیں جو حیادار
اور عقلمند شخص کو زیب نہیں دیتے۔ اس نے
اپنی کتابوں کو بغیر کسی طلب کے قوم کے
﴿۵﴾ معززین اور چنیدہ مومنین میں سے غیور
مسلمانوں کو بھیجا۔ اور یہی وہ آگ ہے جس
نے دردمندوں کی آتش کو اور بھڑکایا ہے
اور مسلمان مومنوں کے دلوں کو جلایا ہے۔
پس جب ہم نے اس کتاب کو دیکھا اور اس
کی بیہودہ گوئیوں اور دشنام دہی اور عیب تراشی
پر اطلاع پائی اور اس کے تکلیف دہ کلمات
پڑھے اور ہم اُس کی غصہ دلانے والی گندی
گالیوں سے آگاہ ہوئے اور ہم نے اس
کے صریح ظلم اور قبیح کلام کا مشاہدہ کیا

و اجتلينا ما استعمل من جور و اعتساف. وقذف و شتم كاجلاف. علمنا انه نطق بها معتمّدًا لاغضاب المسلمين. و ما تفوّه على وجه الجد كالمسترشدين المحققين. بل تكلم فی شان سيّد الانام باقبح الكلام. كما هو عادة الاجلاف و اللئام ليوذی قلوب المسلمين. و طوائف اهل الاسلام. و يُغلی قلوب امة خير المرسلين. فظهر كما اراد هٰذا الفتان. و تالّم بكلمه كل من فی قلبه الايمان. و اصاب المسلمين بقذفهٖ جراحة مؤلمة. و قرحة غير ملتئمة. و ظنوا انهم من المجرمين. ان لم ينتقموا كالمؤمنين المخلصين. و ذكروا بها ايام الاولين. ولو لا منعهم ادب السلطنة المحسنة. و تذكّر عنايات الدولة **البرطانية**. لعملوا عملًا

اور (بصیرت کی نگاہ سے) اس ظلم وستم، بہتان تراشی اور کمینوں کی طرح فحش گوئی کو دیکھا جو اس نے روا رکھی تھی تو ہم نے جان لیا کہ اس نے عمداً مسلمانوں کو غصہ دلانے کے لئے یہ باتیں کی ہیں اور اس نے رشد وہدایت کے طالب محققین کی طرح تحقیق کر کے یہ بات نہیں کی۔ بلکہ اس نے سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں قبیح ترین کلمات کہے ہیں جیسا کہ یہ سفلہ طبع اور کمینوں کی عادت ہوتی ہے تاکہ وہ مسلمانوں کے دلوں اور اہل اسلام کے فرقوں کو ایذاء پہنچائے اور خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے دلوں کو جوش دلائے پس جیسا کہ اس فتنہ پرداز نے ارادہ کیا وہی ہوگیا اور اُس کے اِن کلمات کی وجہ سے ہر اُس شخص نے تکلیف محسوس کی جس کے دل میں ایمان ہے اور اس کے اس بدگوئی کی وجہ سے مسلمانوں کو انتہائی تکلیف دہ زخم اور ایسا ناسور لگا جو کہ مندمل ہونے والا نہیں ہے اور انہوں نے گمان کیا کہ اگر انہوں نے خالص مومنین کی طرح انتقام نہ لیا تو ضرور وہ مجرموں میں سے ہوں گے۔ اس سے انہوں نے اپنے اسلاف کے زمانے کو یاد کیا اور اگر انہیں محسن سلطنت کا ادب مانع نہ ہوتا اور برطانوی حکومت کے احسانات یاد نہ آتے تو

كـالـمـجانين. ولآ شك ان هٰذا
السـفيـه اعتـدىٰ فـى كـلماته. و
اغـرى الـعامة بجهلا ته. و جاوز
الـحـد كـالغالين. فلاجل ذالك
قـد هاجت الضوضاة. و ارتفعت
الاصـوات. و تضاغى الناس برنّة
الـنيـاحة. و اشتـعـل الـطبائع من
هٰـذه الـوقـاحة. و مُلِاَ الـجـرائد
بتـلك الاذكـار. و قام كل احد
كـكُـمــاة الـمـضمار. بمـا آذى
كالمعتدين.

والحاصل انه افترٰى و تجرّم.
و اراد ان يستــأصـل الـحــق
و يتــصـــرّم. و اسبـل غـطــاءً ا
غـليـظًـا لاغلاط الناس. و اراد
اَنْ يُـطـفـئ انـوار الـنبـراس.
فـنهـض الـمسلمون مستشيطين
مشتـعـلين. و صاروا طرائق قددا
زاعــقيــن مـغتــاظيـن. فـذهـب
بـعـضهـم الـى ان يُبـلغ الامر الى
الــحــكــام. و يتـرافـع لـغـرض
الانتــقـــام. والآخـرون مـــالـــوا

﴿٦﴾ ضرور وہ جنونی لوگوں کی طرح عمل کرتے۔اور
کوئی شک نہیں کہ اس بے حیا نے اپنے کلمات
میں حد سے تجاوز کیا اور اپنی جاہلانہ باتوں سے
عامۃ المسلمین کو اُکسایا اور غلو کرنے والوں کی
طرح حد سے تجاوز کیا پس اسی وجہ سے شور بر پا
ہوا اور آوازیں بلند ہوئیں اور لوگوں نے نوحہ
کرنے والوں کی آواز کی طرح گریہ وزاری
کی اور اس بے حیائی کی وجہ سے طبیعتیں مشتعل
ہوگئیں اور ان کے تذکرہ سے اخبار بھر گئے اور
ہر کوئی مردِمیدان حد سے بڑھنے والوں کی
ایذاء کے سبب اُٹھ کھڑا ہوا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اس نے افترا کیا اور معصوم پر
تہمت لگائی اور ارادہ کیا کہ حق کو جڑ سے اکھیڑ دے
اور کاٹ دے اور اُس نے لوگوں کی مغالطہ دہی کے
لئے بھاری پردہ ڈال دیا اور اس نے ارادہ کیا کہ
چراغ کے انوار کو بجھا دے پس مسلمان غضبناک
ہوکر مشتعل ہوتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔اور
انہوں نے احتجاج کرتے ہوئے ،غصہ کی حالت
میں متفرق طریق اختیار کر لئے۔پس ان میں سے
بعض کی رائے یہ تھی کہ اس معاملہ کو حکام تک پہنچایا
جائے اور انتقام کی غرض سے مقدمہ کیا جائے اور
کچھ دوسرے ان اَوہام کے رَد کی طرف مائل ہوئے

الى الردّ علٰى تلك الاوهام.
و حسبوه من واجبات الاسلام.
فالذين اختاروا الترافع عرضوا
شكواهم على حضرة نائب
الدولة.و ارسلُوا ما كتبوا
لهذه الخطّة. و الفريق الثانى
توجّهوا الى ردّ الكتاب.
والآخرون وجموا من الاكتياب.
و كذالك اختلفوا فى الاعمال
و الأراء.و استخلص كل احد ما
هدىٰ اليه منّ الدهاء. فالذى ﴿۷﴾
اُشرب حسّى. و تلقفه حدسى.
ان الاصوب طريق الردّ و الذبّ.
لا الاستغاثة ولا السبّ بالسبّ.
وانى اعلم بلبال المسلمين.
وما عرىٰ قلوب المؤمنين مِن
السن الموذين. ولكنى ارى
الخير فى ان نجتنب
المحاكمات. ولا نوقع انفسنا
فى المخاصمات. و نتحامىٰ
اموالنا من غرامات التنازعات.
و اعراضنا من القيام امام القضاة.

اور اس ردّ لکھنے کو فرائض اسلام میں سے خیال کیا پس وہ لوگ جنہوں نے حکّام تک بات کو پہنچانا پسند کیا انہوں نے اپنی شکایت کو جناب وائسرائے تک پہنچایا اور انہوں نے اس معاملہ میں جو میموریل لکھا تھا وہ بھیج دیا۔ دوسرے گروہ نے کتاب کے رَدّ کی طرف توجہ کی اور دیگر لوگ غم و اندوہ سے گُم سُم ہو گئے ۔اور اسی طرح انہوں نے اپنے اعمال اور آراء میں اختلاف کیا اور ہر ایک نے اپنی عقل کے مطابق جو مناسب سمجھا اسے اختیار کیا۔ پس جس کی ضرورت کو میں نے محسوس کیا اور جسے میری فراست نے مناسب پایا وہ یہ ہے کہ سب سے درست بات یقیناً رَدّ لکھنے اور دفاع کرنے کا طریق ہے نہ کہ مقدمہ بازی اور گالیوں کے مقابل گالیاں دینا۔ اور میں مسلمانوں کے غم کی شدت اور جو مومنوں کے دلوں کو موذیوں کی زبانوں سے تکلیف پہنچی ہے اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ لیکن میں خیر اِسی بات میں دیکھتا ہوں کہ ہم مقدمہ بازی سے اجتناب کریں اور ہم اپنے نفسوں کو لڑائی جھگڑے میں نہ ڈالیں اور اپنے اموال تنازعات کے جرمانوں اور اپنی عزتیں قاضیوں کے سامنے کھڑے ہونے سے

و نصبر على ضجر اصابنا. و غمّ اذابنا. ليعدّمنا مبرة عند احكم الحاكمين. و ما نسينا ما رأينا من جورٍ و عسفٍ. و ایّ حرّ رضی بخسفٍ. و قد اوذينا فی ديننا القويم و رسولنا الكريم. و آنسنا ما هيّج الاسف و اجری العبرات. و شاهدنا ما اضجر القلب و زجّی الزفرات. بيد ان الدولة البرطانية لهٰؤلاء كالاواصر المومّلة. و لقسّيسين حقوق علی هذه الدولة. و نعلم ان نبذ حرمهم امرٌ لا ترضاه هذه السلطنة و يُنصبها هذا القصد و تشق عليها هذه المعدلة. ولها علينا منن يجب ان لا نلغيها. فلنصبر علی ما اصابنا لعلّنا نرضيها. و ما نفعل بتعذيب المتنصرين و قد رأينا امنًا من

بچائیں۔اور ہم ہر پہنچنے والے اضطراب اور ہر گھلا دینے والے غم پر صبر کریں تا کہ (یہ کام) ہماری طرف سے احکم الحاکمین کے حضور نیکی شمار کی جائے اور ہم نے جو ظلم اور تعدی دیکھی ہے اسے بھولے نہیں ہیں اور کون آزاد شخص ذلت پر راضی ہوتا ہے۔ ہمیں اپنے دینِ قویم اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تکلیف دی گئی اور ہم نے اس (بات) کا بھی مشاہدہ کیا جس نے افسوس کو برانگیخت کیا اور آنسو جاری کئے اور ہم نے اس بات اور ان طعنوں کا مشاہدہ کیا جس نے دلوں کو تنگ کیا اور آہوں کا باعث بنا۔ مگر حکومت برطانیہ ان لوگوں کی جائے امید ہے اور پادریوں کے اس حکومت پر حقوق ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ان پادریوں کی بے حرمتی کرنا ایسا معاملہ ہے جسے یہ سلطنت پسند نہ کرے گی اور یہ ارادہ کرنا بھی اسے تکلیف میں ڈالے گا اور یہ کارِعدالت اُس پر گراں گزرے گا اور اس حکومت کے ہم پر احسانات ہیں ضروری ہے کہ ہم انہیں فراموش نہ کریں۔ پس چاہیے کہ ہم اس تکلیف پر صبر کریں جو ہمیں پہنچی ہے تا کہ ہم اسے راضی کرسکیں اور نو عیسائیوں کو سزا دلوا کر ہم کیا کریں گے جبکہ ہم اِس کے عادل حکمرانوں سے امن دیکھ چکے ہیں اور ہم نے ان ﴿۸﴾

حـکـامهـا العـادلین. و وجدنـا بِهـم کثیـرا مـن غـض و سرور. وخـفـض و حبـور و مـا مسّـنـا مـنهـم شـظفٌ فـی الـدّیـن. ولا جـنـف کـالـظـالـمیـن مـن السلاطیـن. بـل اعـطـونـا حـرّیةً فعـلًا و قولًا. و ارضـونـا حفاوة و طـولا. و مــا رأیـنــا سـوءًا مــن هــذه الـدولة. و لا قشـفًـا کـایّـام الـخـالـصة. بـل رُبّینـا تَـحُـت ظـلهـا مـذ میطت عنّـا التـمـائـم. و نیـطت بنا العمائم. و عشـنـا بکنفها آمنین. و جعلها اللّـٰـه لـنـا کـعَیُـن نستسـقیهـا. و کـعیـن نـجتـلـی بهـا. فنحـاذر ان یـفــرط الــی هٰـذه الـدولة بـعـض الشبهـات. و تـحسـبـنـا مـن قـوم یـضـمـرون الفسـاد فی الـنیـات. فـلـذالک مـا رضینـا بــان نتـرافـع لتـعـذیـب هـذا الـقـذاف الشـریـر. و اعـرضنـا عــن مثـل هٰـذه التـدابیـر.

حکّام (کے طفیل) بہت سی تر و تازگی اور خوشی اور آسودگی اور شادمانی پائی ہے اور ہمیں ان سے دین کے معاملے میں کسی قسم کی تنگی نہیں پہنچی اور نہ ہی ظالم بادشاہوں کا سا ظلم بلکہ انہوں نے ہمیں قول و فعل میں آزادی دی ہے اور انہوں نے ہمیں اپنی مہربانیوں اور احسان سے راضی کیا ہے اور ہم نے اِس حکومت سے کوئی برائی نہیں دیکھی اور نہ ہی سکھوں کے وقت کی طرح کی سختی بلکہ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا اور جوان ہوئے ہم نے اِس کے زیرِ سایہ پرورش پائی اور ہم اس کی پناہ میں امن سے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے لئے ایسے چشمہ کی طرح بنایا جس سے ہم سیراب ہوتے ہیں اور ایسی آنکھ کی طرح جس کے ذریعے ہم دیکھتے ہیں پس ہم اس بات سے بچتے ہیں کہ اس حکومت کو (ہمارے متعلق) شبہات پہنچیں اور وہ ہمیں ایسی قوم میں سے خیال کرے جن کی نیّتوں میں فساد چھپا ہوتا ہے ۔ پس اس وجہ سے ہم اس بہتان تراش شریر کو سزا دلوانے کے لئے مقدمہ بازی پر تیار نہیں ہوئے اور ہم نے ایسی تدابیر سے اعراض کیا

و حسبنا انه عمل لا ترضاه الدولة. و لا تستجاده تلك السلطنة. فكففنا كالمعرضين. و سمعتُ انّ بعض المستعجلين من المسلمين. ارسلوا رسائل الى الدولة مستغيثين. و تمنّوا ان يوخذ المؤلّف كالمجرمين. و ان هى الا امانى كامانى المجانين. و امّا نحن فما نرى فى هذا التدبير عاقبة الخير. ولّا تفصيًا من الضير. بل هو فعل لا نتيجة له من غير شماتة الاعداء. ولا يُستكفىٰ به الافتتان بمكائد اهل الافتراء. ولو سلكنا سبيل الاستغاثة و نترافع لاخذ مؤلف هذه الرسالة. لنُعزىٰ الٰى فضوح الحصر. و نرهق بمعتبة عند اهل العصر. و يقال فينا اقوال بغوائل الزخرفة. و يقطع عرضنا بحصائد الالسنة. و يقول السفهاء انهم عجزوا

اور خیال کیا کہ یہ عمل ایسا ہے جسے حکومت پسند نہ کرے گی اور نہ ہی یہ سلطنت اسے اچھا جانے گی پس ہم اعراض کرنے والوں کی طرح رُک گئے اور میں نے سنا ہے کہ مسلمانوں میں سے بعض جلد بازوں نے فریاد کرتے ہوئے حکومت کو خطوط بھی بھیجے۔ اور انہوں نے خواہش کی ہے کہ اس مؤلف کو مجرموں کی مانند پکڑا جائے اور یہ صرف دیوانوں کی خواہشات جیسی خواہشات ہیں اور جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم اس تدبیر کا انجام بخیر نہیں دیکھتے اور نہ ہی اسے نقصان سے خالی تصور کرتے ہیں بلکہ یہ ایسا فعل ہے جس کا نتیجہ شماتتِ اعداء کے سوا کچھ نہیں اور نہ ہی اس سے وہ فتنے رک سکتے ہیں جو مفتریوں کی مکارانہ چالوں سے ظہور پذیر ہوئے اور اگر ہم مقدمہ بازی کے طریق کو اختیار کریں اور اس رسالہ کے مؤلف کی پکڑ کے لئے نالش کرائیں تو جواب نہ دے سکنے کی ذلت ہماری طرف منسوب کی جائے گی اور ہم اہل زمانہ کے عتاب کا مورد ہوں گے اور ہمارے بارے میں گمراہ کن جھوٹی باتیں کی جائیں گی اور زبان کی کاٹ سے ہماری عزت پر چرکے لگائے جائیں گے اور بیوقوف کہیں گے کہ یہ لوگ جواب ﴿۹﴾

من الاتيان بالجواب. فلا
جرم توجهوا الى الحكّام
من التضرم والاضطراب.
فبعد ذالک لا تبقیٰ لنا معذرة.
و ترجع الينا مندمة و تبعة.
فليس بصواب ان نطلب هذه
المنية. و نرود هذه البُغية.
و لَيُس بحريّ ان نسعٰى
كالنادبات الى السلطنة.
و نُضحى انفسنا من مأمن
الحجج البيّنة. و نضيع اوقاتنا
فى البكاء والصُراخ كالنسوة.
ولا نفكر لهدم بناء هذه الفرقة.
ولا نتوجه الٰى خزعبيلا تهم
ولا نزيح وساوس جهلا تهم.
ونتركهم فى كبرهم و زهوهم.
ولا ننبههم على غلطهم و
سهوهم. ولا نأخذهم على
بهتانهم و افترائهم. ولا نرى
الخلق خيانتهم و قلّة حيائهم. ﴿۱۰﴾
و نفرح بماينالهم من الحاكمين.
بل ينبغى ان نجيح اوهامهم

دینے سے عاجز رہے۔ بلا شک وہ شدتِ غضب اور بے چینی کے سبب حکّام کی طرف متوجہ ہوئے پس اس کے بعد ہمارے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے گا اور ہم ندامت اور بُرے انجام سے دوچار ہوں گے۔ پس یہ طریق درست نہیں ہے کہ ہم ایسی خواہش کریں اور ایسی آرزو چاہیں اور یہ مناسب نہیں کہ ہم ماتم کرنے والی عورتوں کی طرح اس سلطنت کی طرف دوڑیں اور نہ یہ کہ اپنے نفسوں کو واضح دلائل کی پناہ گاہ سے باہر نکالیں اور نہ یہ کہ ہم اپنے اوقات عورتوں کی طرح رونے اور چیخ و پکار کرنے میں ضائع کریں اور نہ اس فرقہ کی بنیاد کو گرانے کے متعلق سوچیں اور نہ ہی ان کی خرافات کی طرف توجہ کریں اور نہ ہی ہم ان کی جہالت کے وساوس کو دُور کریں اور ان کو ان کے تکبّر اور غرور میں چھوڑ دیں اور ان کو ان کی غلطیوں اور خطاؤں کے متعلق متنبہ نہ کریں اور انہیں ان کے بہتانوں اور افتراؤں پر نہ پکڑیں اور ہم مخلوق کو ان کی خیانت اور بے حیائی نہ دکھائیں۔اور ہم اس پر ہی خوش ہو جائیں جو حکّام کی طرف سے انہیں سزا ملے بلکہ ضروری ہے کہ ہم ان کے اوہام کا قلع قمع کریں اور ان کے

و نكسّر اقلامهم. و نجعل كلمهم مضغة للماضغين. وان لم نفعل هذا فما فعلنا شيئًا فی خدمة الدين. وما عرفنا صنيعة اللّٰه خير المحسنين. وما شكرنا بل انفدنا الوقت غافلين. فان اللّٰه وهب لنا حريةً تامّةً لهذه الامور لنحقّ الحق و نبطل ما صنع اهل الزور. فلولم نمتع بهذه الحريّة. فما شكرنا نعم اللّٰه ذی الجود والموهبة. وما كنّا من الشاكرين. الم تروا كيف نعيش احرارًا تحت ظلّ هذه السلطنة. و كيف خُيّرنا فی دیننا و اوتینا حریة فی مباحث الملّة الاسلامية. و أُخرجنا من حبس كنا فيها فی عهد دولة الخالصة. و فُوّضنا الٰی قوم راحمين. و انّ حكّامنا لا يمنعوننا من المناظرات والمباحثات. ولا يكفئوننا

قلموں کوتوڑیں اوران کی باتوں کو چبانے والوں کے لئے تر نوالہ بنادیں اوراگرہم نے ایسانہ کیا تو گویا ہم نے دین کی خدمت کے لئے کچھ بھی نہ کیا اور نہ ہی ہم نے سب سے بہترین محسن خدا کے احسان کو پہچانا اور نہ ہی ہم نے شکرادا کیا بلکہ ہم نے غفلت میں زندگی گزار دی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان معاملات کے لئے مکمل آزادی دی ہے تا کہ ہم حق کو ثابت کریں اور جو جھوٹوں نے باتیں بنائی ہیں، انہیں ہم باطل کریں پس اگر ہم نے اس آزادی سے فائدہ نہ اُٹھایا تو ہم نے فیّاض اور سخی اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا اور نہ ہی ہم شکر گزاروں میں سے ہوئے کیا تم نے دیکھا نہیں کہ ہم کس طرح آزادی سے اس حکومت کے زیر سایہ رہتے ہیں۔اورکس طرح ہمیں ہمارے دین کے معاملے میں اختیار دیا گیا ہے اورہمیں ملتِ اسلامیہ کے مباحثات میں آزادی دی گئی ہے اورہمیں اس قید سے نکالا گیا ہے جس میں ہم سکھوں کی حکومت کے زمانہ میں تھے اورہمیں رحم کرنے والی قوم کے سپرد کیا گیا اور یقیناً ہمارے حکّام ہمیں مناظرات اور مباحثات سے منع نہیں کرتے اور اگر بحث نرم پیرائے

ان كان البحث فى حُلل
الرفق و بصحة النيات.
و لا يحيفون متعصبين.
فلاجل ذالک نستسنى
دولتهم و نستغزر ديمة
نصرتهم. فانا لا نرىٰ تلهب
جذوتهم. عند ردّ مذهبهم.
﴿۱۱﴾ وٓ ازراء ملّتهم. و هٰذا هو الذى
جذب القلوب الٰى محبتهم.
و امال الطبائع الٰى طاعتهم.
و احبهم الينا كالسّلاطين
المسلمين. و انهم قوم قد
اسرونا بمنتهم. لا بسلاسل
حكومتهم. و قيّدونا بايادى
نعمتهم. لا بايدى سطوتهم.
فواللّٰه قد وجب شكرهم
و شكر مبرتهم. و الذين
يمنعون من شكر الدولة
البرطانية و ينددون بانه من
مناهى الملّة. فقد جاء وا
بظلم و زور. و تورّدوا موردًا
ليس بماثور. ايحسبونهم

میں اور اچھی نیت سے ہو تو وہ ہمیں نہیں روکتے اور وہ تعصب کی بناء پر ظلم نہیں کرتے۔ پس اس وجہ سے ہم ان کی حکومت کو عالی شان پاتے ہیں اور ان کی نصرت کی بارش کو بکثرت پاتے ہیں۔ پس ہم ان کو ان کے مذہب کے ردّ اور ان کی ملّت پر نکتہ چینی کے وقت اشتعال انگیزی میں نہیں دیکھتے۔ یہی وہ امر ہے جس نے دلوں کو ان کی محبت کی طرف کھینچ لیا ہے اور طبائع کو ان کی اطاعت کی طرف مائل کیا ہے۔ اور ان کو مسلمان بادشاہوں کی طرح ہمارا محبوب بنا دیا۔ اور یہ وہ قوم ہے جس نے ہمیں اپنے احسان کے زور سے اسیر کر لیا ہے نہ کہ اپنی حکومت کی زنجیروں سے، اور انہوں نے ہمیں اپنی نعمتوں کے احسانات سے قید کر لیا ہے نہ کہ اپنے زورِ بازو سے۔ پس اللہ کی قسم ان کی شکر گزاری اور ان کی نیکی کا شکر ادا کرنا واجب ہو گیا ہے اور وہ لوگ جو سلطنت برطانیہ کی شکر گزاری سے منع کرتے ہیں اور یہ مشہور کرتے ہیں کہ (شکریہ کرنا) یہ شریعت (اسلام) کی مناہی میں سے ہے پس یقیناً انہوں نے ظلم اور جھوٹ کا ارتکاب کیا اور ایسا مسلک اختیار کیا جو کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ کیا وہ ان

ظـالـمیـن. حـاش لِلّٰـهِ و کَـلّا. بـل جـلّ معـروفهـم و جـلّٰی. انـظـروا الٰـی بـلادنـا و اهـلـهـا الـمـخـصـبیـن. مـن الـقـانـطیـن والـمـتـغـربیـن. انـظـروا مـا ایـمن هٰـذا الـسـواد. ومـا ابـهـج هٰـذه البـلاد. عـمـرت مـساجـدنـا بعد تـخـریبهـا. واُحییـت سـنـنـنـا بعد تتبیبهـا. و اُنیـرت مـآذنـنـا بعد اظلامهـا. و رفـعـت مـنـاورهـا بـعـد اعـدامهـا. و رأیـنـا الـنـهـار بـعـد الـلیـلـة الـلیـلاء. و وصـلـنـا الانـهـار بـعـد فـقـدان الـمـاء. و فُتـح الـجـوامـع و الـمـسـاجـد لـذکـر الله الوحید. و علا صیت الـتـوحـیـد. و تـرجّینـا بـعـد تـمـادی الایـام. ان یـزیـح سـمـوم الـکـفـر تـریـاق وعـظ الاسـلام. و حـفـظـنـا مـن شـر کـلّ مـفـاجـی. و عُـدنـا مـن تیـه الـغـربـة الٰـی مـعـاج. و اقـتـرب مـاء الـنـضـارة من

(حکومت برطانیہ) کو ظالم سمجھتے ہیں؟ بخدا ہرگز نہیں بلکہ ان کے احسانات تو بہت عظیم اور روشن ہیں تم ہمارے علاقوں اور ان میں رہنے والے آسودہ حال لوگوں کو دیکھو خواہ وہ یہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے منتقل ہوئے ہوں اور دیکھو کہ کتنے ہی مبارک ہیں یہاں کے عوام اور کتنے ہی دلکش ہیں یہ علاقے۔ ہماری مسجدیں ویرانی کے بعد آباد ہو گئیں۔اور ہمارے دینی شعائر تباہی کے بعد زندہ کر دیئے گئے۔ ہمارے اذان دینے کے مینار تاریکی کے بعد روشن کئے گئے۔اور ہماری مساجد کے منار منہدم ہونے کے بعد دوبارہ بلند کئے گئے اور ہم نے شدید تاریک رات کے بعد دن دیکھا اور ہم پانی کے فقدان کے بعد نہروں تک جا پہنچے اور اللہ وحید کے ذکر کے لئے جامع اور عام مساجد کھول دی گئیں اور توحید کا نعرہ بلند ہوا اور ہمیں کافی دنوں کے بعد امید پیدا ہوئی کہ وعظ اسلام کا تریاق کفر کے زہروں کو ختم کر دے گا اور ہر بلائے ناگہانی کے شر سے ہم محفوظ ہو گئے
﴿۱۲﴾ اور ہم بے وطنی کے صحرا سے اپنے گھر لوٹ آئے اور شادابی کا پانی ہمارے درخت وجود تک پہنچا اور قریب تھا کہ وہ ہمارے آنگنوں میں

سـرحتـنـا. و كـاد يـحـلّ بـمنبتنا و اصبـحـنـا آمـنيـن. حتى الفينا كـل مـن الـوى عـنقه من العناد. كـالاصـادق و اهـل الـوداد. و تبـدّى الاسـاود كـاعـوان الـنـآد. و قُـلِبّ عُجرنا و بُجرنا و نـقـل الـى الصلاح و السداد. و نَـضَـرُنـا بـدولةٍ جـاءت كـعهـاد. عـنـد سنة جـمـاد. فـرأَت هٰـذه الـدولة دخيـلة امـرنـا. و اطـلـعـت على ذوبنا و ضُـمـرنـا. فـآوتـنـا و رحمتنا. و واسـتـنـا و تـفـقـدتنا. حتى عاد امـرنـا الـى نـعـيـم. بعد عذاب اليـم. فـالاٰن نـرقـد الليل مـلأً اجـفـانـنـا. ولا نحـس ولا وخز لابـدانـنـا. تـغـرد فی بسـاتيننا بـلابـل التهـانـى و الـنـعـمـاء. مـأيسة عـلـى دوحة الـصـفـاء بـعـد مـا كـنـا نُصدم من انواع البـلاء. فـانـصفوا اليس بواجب ان نشـكـر دولة جـعـلهـا الـلّٰـه

اُترے اور ہم امن پانے والے ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے ہر اس شخص کو جس نے عناد کی بناء پر روگردانی کی سچا دوست اور محبت کرنے والوں کی مانند پایا۔اور سانپ صفت دشمن مصیبت کے وقت ہمدرد مددگاروں کی طرح ہو گئے۔ ہمارے ظاہر و باطن کو بدل کر اصلاح اور راستی کی طرف منتقل کر دیا گیا اور ہم شدید قحط سالی کے وقت موسم بہار کی پہلی بارش کی مانند اس حکومت کے آنے سے تروتازہ ہو گئے پس اس حکومت نے ہمارے اندرونی معاملات کو دیکھا اور ہماری لاغری اور ہماری کمزوری پر اطلاع پائی تو اس (حکومت) نے ہمیں پناہ دی اور ہم پر رحم کیا۔ ہماری غمخواری کی اور ہمارا خیال رکھا یہاں تک کہ دردناک عذاب کے بعد ہم آسودہ حال ہو گئے۔ پس اب ہم رات کو پُرسکون نیند سوتے ہیں اس حال میں کہ ہمارے جسموں کو کوئی چیز نہ بے سکون کرتی ہے نہ تکلیف دیتی ہے۔ہمارے باغات میں اخلاص کے عظیم درخت پر جھولتے ہوئے بلبلیں خوشی اور تنعم سے چہچہاتی ہیں۔ بعد اس کے کہ ہم طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا تھے۔ پس تم انصاف کرو کہ یہ واجب نہیں کہ ہم ایسی حکومت کا شکریہ ادا کریں جسے اللہ تعالیٰ نے ان

سببًا لهذه الانعامات . و اخرجنا بيديها من سجن البليات. اليس بحق ان نرفع لها اكفّ الضراعة والابتهال. ونحسن اليها بالدعاء كما احسنت الينا بالنوال. فان لنا بها قلوبًا طافحة سرورًا و وجوهًا متهللة وّ مستبشرة حبورا. و أيّامًا مُلئت امنا و حُرّيّة. وليالى ضمّخت راحة و لُهنيةً. و ترٰى منازل مزدانة بابهج الزينة. ولا خوف ولا فزع ولو مررنا علٰى اسود العرينة ضربت خزى الفشل على الظالمين. وضاقت الارض على المرجفين المبطلين. و نعيش مستريحين آمنين. فایّ ظلم كان اكبر من هذا الظلم ان لا نشكر هذه الدولة المحسنة. ونضمر الحقد والشر والبغاوة. أ هذا صلاح بل فسق ان كنتم عالمين. فويل للذين يبغون الفساد. ويضمرون العناد. والله لا يحب

انعامات کا وسیلہ بنایا ہے اور ہمیں اس (حکومت) کے ہاتھوں مصائب کے زندان سے نکالا ہے کیا یہ واجب نہیں کہ ہم تضرع اور ابتہال سے اس (گورنمنٹ) کی خاطر ہاتھ اُٹھائیں اور دعا کے ذریعہ اس پر احسان کریں جس طرح اس نے ہم پر اپنی نوازشات سے احسان کیا ہے پس اس کی وجہ سے ہمارے دل خوشی سے معمور ہیں اور چہرے دمک رہے ہیں اور خوش وخرم ہیں اور دن امن اور آزادی سے لبریز ہوگئے ہیں، اور راتیں آرام اور خوش حالی کے عطر سے ممسوح ہیں، اور تو گھروں کو حسین ترین زینت کے سامانوں سے آراستہ دیکھتا ہے، اور کوئی خوف و ڈر نہیں خواہ ہم کچھاروں کے شیروں کے پاس سے گزریں۔ ظالموں پر نامرادی کی رسوائی ڈالی گئی اور جھوٹی افواہیں پھیلانے والے جھوٹے لوگوں پر زمین تنگ ہوگئی ہے اور ہم آرام سے امن میں رہتے ہیں پس اس ظلم سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہوسکتا ہے کہ ہم اس محسن حکومت کا شکرادا نہ کریں اور ہم کینہ اور شر اور بغاوت (دل میں) چھپائے رکھیں۔ کیا یہ نیکی ہے؟ نہیں بلکہ فسق ہے اگر تم جانتے ہو۔ پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو فساد چاہتے ہیں اور دل میں عناد رکھتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ﴿۱۳﴾

المفسدین. انھم قوم ذھلوا آداب الشکر عند رؤیة النعمة. وانساھم الشیطان کلّ ما نُدِب علیه من امور الشریعة. وجاء و شیئا ادّا. وجازوا عن القصد جدا. و ما بقی فیھم الا حمیة الجاھلیة. وفورة النفس الابیّة. ولا یمشون کالذی خشی ودلف. ولا یخلعون الصلف. ولا یذکرون ما سلف فی زمن خالصة مغشوشین. الم یعلموا انّ الشکر لاھله من وصایا القرآن. و اکرام المحسن مما نطق به کتاب الرحمن. و ان الدولة البرطانیة قد جعلھا اللّٰه موابذة حلّنا ﴿۱۴﴾
وعقدنا. و حفظاء یقظتنا ورقدنا. و انا وصلنابھم الی المرادات المستعذبة. ونجونا من الآفات المخوفة.

یہ وہ قوم ہیں جنہوں نے نعماء کو دیکھ کر شکر کے آداب کو بھلا دیا اور جن امور شریعت کی طرف ان کو توجہ دلائی گئی تھی۔ وہ شیطان نے انہیں بھلا دیئے اور انہوں نے بہت بُرا کام کیا اور میانہ روی سے بہت دُور ہٹ گئے اور ان میں صرف جاہلیت کی غیرت اور سرکش نفس کا جوش باقی رہ گیا۔ اور وہ اس شخص کی طرح نہیں چلتے جو خشیت اختیار کرتا ہے اور عاجزی سے چلتا ہے۔ اور وہ لاف زنی کو ترک نہیں کرتے اور وہ اس حال کو یاد نہیں کرتے جو بد دیانت سکھوں کے زمانے میں گزرا ہے کیا وہ نہیں جانتے کہ شکریہ کے مستحق لوگوں کا شکر ادا کرنا قرآن مجید کے تاکیدی احکام میں سے ہے اور احسان کرنے والے کی عزت کرنا ایسی بات ہے جس کو رحمٰن خدا کی کتاب نے بیان فرمایا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ نے حکومت برطانیہ کو ہمارے تمام امور کا فیصلہ کرنے والی اور ہمارے سوتے اور جاگتے میں ہماری حفاظت کرنے والی بنایا ہے اور یقیناً ہم نے اُن کے ذریعے خوش کن مرادوں تک رسائی پائی۔ اور ہم نے بہت سی خوفناک آفات سے نجات پائی ہے۔

فكيف لا نشكر لهم و نعلم انهم احسنوا الينا. و كيف نفارقهم و ندرى انهم حرساء اللّٰه علينا. و اللّٰه يحب المحسنين. و كنا قبل ذالك غُصِب منا قرانا و عقارنا و خُرِّب دار قرانا و مقارنا. ودسنا تحت انتياب النوب وتوالى الكرب. وصفرت راحتنا. وفرغت ساحتنا. حتى اُخرجنا من املاك و ارضين. وقصور و بساتين. و اوطان مكتئبين مغتمّين. وطُردنا كالعجماوات. ووُطِئنا كالجمادات. وسلكنا مسلك العباد والغلمان. ولحقنا بالارذلين منزلة من نوع الانسان. وربما اتمنا بأخف جرح اصاب منا حيوانًا. اوبما قطعنا اغصانا فقُتلنا او صلبنا او اجلئنا تاركين اوطانا و متغربين. ثم رحمنا اللّٰه

پس کیسے ہم ان کا شکر یہ ادا نہ کریں حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ انہوں نے ہم پر احسان کیا ہے۔اور ہم کس طرح ان کو چھوڑ سکتے ہیں حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے نگہبان ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور اس سے پہلے ہمارے دیہات اور مال و متاع ہم سے چھین لئے گئے اور ہمارے مہمان خانے اور نشست گاہ کو برباد کیا گیا اور ہمیں پے دَر پے اور مسلسل مصیبتوں سے کچلا گیا اور ہم تہیدست ہو گئے اور ہمارے صحن خالی ہو گئے یہاں تک کہ ہمیں ہماری املاک اور زمینوں اور محلّات اور باغوں اور وطنوں سے غمزدہ اور کبیدہ خاطر ہونے کی حالت میں نکالا گیا اور ہمیں چوپایوں کی مانند دھتکارا گیا اور ہمیں بے جان چیزوں کی طرح روندا گیا اور ہم سے غلاموں اور نوکروں کا سا سلوک کیا گیا اور ہم بنی نوع انسان میں سے مرتبے کے لحاظ سے سب سے کم ترین لوگوں سے جا ملے۔اور بعض دفعہ ہم سے جانوروں کو ہلکا سا زخم لگنے اور ہمیں کسی معمولی سی ٹہنی کاٹنے کے بدلہ میں مجرم ٹھہرایا گیا پھر ہمیں قتل کیا گیا یا ہمیں مصلوب کیا گیا یا ہمیں وطنوں کو چھوڑنے اور غریب الوطنی اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا پھر اللہ نے ہم پر رحم فرمایا اور

و اتـى بـالدولة البرطانية من ديـار بعيـدة. و بلاد نائية. وكان الامر للّٰه يختار لعباده من يشاء. يوتى الملك من يشاء و ينزع الملك ممن يشاء. وهو ارحم الراحمين. انّه دفع الحكومة الى اهلها بعد خبال الخالصة. ثمّ بدل تعبنا و نصبنا بالنعمة والراحة. و اورثنا ارضنا مرة اخرىٰ. بعد ما اُخرجنا كاوابد الفلا. ورجعنا الى اوطاننا سالمين متسلّمين. ورُدّ الينا قرانا و عقارنا وفضّتنا و نضارنا. الّا ماشاء اللّٰه و سكنا فى بيوتنا اٰمنين. و انا ما تعلقنا باهداب هذه السلطنة. الا بعد ما شاهدنا خصائص هذه الحكومة. وامعنا النظر فى نعمها متوسمين. وسرحنا الطرف فى ميسمها متفرسين. فاذا هى دواء كروبنا. ومداوية نوبنا و خطوبنا. وبها سيق الينا الاموال. بعد ما ﴿۱۵﴾

دور دراز کے علاقوں سے حکومت برطانیہ کو لایا اور حکم اللہ ہی کے لئے ہے وہ اپنے بندوں کے لئے جسے چاہے چن لیتا ہے، وہ جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے، اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لیتا ہے، اور وہ رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اُس نے حکومت کو سکھوں کی تباہی کے بعد اس کی اہلیت رکھنے والوں کے سپرد کر دیا پھر اس نے ہماری تھکان اور مشقت کو نعمت اور راحت سے بدل دیا، اور ایک بار پھر ہمیں اپنی زمین کا وارث بنا دیا۔ بعد اس کے کہ ہمیں جنگل کے جانوروں کی طرح نکال دیا گیا تھا اور ہم اپنے وطنوں کی طرف صحیح سلامت لوٹ آئے۔ اور ہمیں ہمارے دیہات اور جاگیریں اور سیم و زر واپس لوٹا دیا گیا الاماشاءاللہ، اور ہم اپنے گھروں میں امن سے رہنے لگے۔ اور اس حکومت کی خصوصیات کے مشاہدہ کے بعد ہی ہم اس حکومت کے دامن سے وابستہ ہوئے اور ہم نے اس کی نعماء کو فراست سے بنظرِ غائر دیکھا اور بصیرت کے ساتھ ہم نے اس کی خوبیوں میں اپنی نگاہ دوڑائی تو دیکھا کہ یہی ہماری بے قراری کا علاج ہے اور ہماری مصیبتوں اور مشکلوں کا مَداوا کرنے والی ہے۔ حالات بدل جانے کے بعد جب چشمے خشک ہو گئے (ذرائع معاش تباہ ہو گئے)

استحالت الحال. و غار المنبع و اعول العيال. ونجينا بها من الدهر الموقع. والفقر المدقع وكنا من قبل شججنا فلا الكروب من الشجىٰ. وطوينا اوراق الراحة من ايدى الطوى. و ما كانت تعرف اقدامنا الا الوجىٰ. و ما صدورنا الا الجوىٰ. و مرّ علينا ليالى ما كان فراشنا فيها الا الوهاد. و لا موطأنا الا القتاد. فكنّا نجلو الهموم باذكار هذه الدولة. و نجتلى زمننا طلق الوجه. بابشار تلك المعدلة. حتّى اسعف اللّٰه بمرادنا. وجاء بهذه الدولة لاسعادنا. فوصلنا بها بشارة تنشى لنا كل يوم نزهةً. و تدرء عن قلوبنا كربةً. الٰى ان خُلِّصْنا من الخوف والاملاق. ونقلنا من عدم العُراق الى الارفاق. وجاء نا النعم من الاٰفاق. و نظم الاجانب فى

اوراہل وعیال نے گریہ وزاری کی تو اسی حکومت کے طفیل ہی ہمارے اموال ہمیں لوٹائے گئے اور ہمیں اس حکومت کے ذریعے ہولناک زمانے اور خاک میں ملادینے والے فقر سے نجات دی گئی اوراس سے پہلے ہم غموں کے بیابان میں سے غم کی حالت میں گزرتے تھےاور بھوک کے ہاتھوں ہم نے راحت کی بساط لپیٹ دی اور ہمارے پاؤں محض زخموں سے آشنا تھےاور ہمارے سینوں میں محض سوزشِ غم تھی اور ہم پر کئی راتیں ایسی گزریں کہ ہمارا بستر سوائے نشیب کے کچھ نہ تھا اور ہمارے چلنے کی جگہ کانٹوں کے سوا کچھ نہ تھی پس ہم اس حکومت کے ذکر سے ان غموں کو دُور کرتے تھےاوراس عادل حکومت کی خوشخبری کے ساتھ ہم اپنے زمانے کوخوش رَو دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مرادیں پوری کیں اور ﴿۱۶﴾
ہماری خوش بختی کے لئے اس حکومت کولایا پس ہم اس (حکومت) کے ذریعے ایسی بشارت تک پہنچے جوروز ہمارے لئے شگفتگی کو پروان چڑھاتی ہےاور ہمارے دلوں سے بے قراری کو دور کرتی ہے یہاں تک کہ ہم خوف اور مفلسی سے نجات پا گئے اور ہمیں تہی دستی سے آسودہ حالی کی طرف منتقل کیا گیا اور ہمارے پاس اطراف واکناف سے نعمتیں آئیں اور اجنبی لوگ دوستوں کی

سلک الرفاق. و فزنا بمرامنا بعد خفوق راية الاخفاق. وقد كنا فی عهد الخالصة. اخرجنا من ديارنا و لُفظنا الی مفاوز الغربة. وبُلِينا باعواز المنية. فلمّا منّ اللّٰه علينا بمجئ الدولة البرطانية. فكأنّا وجدنا ما فقدنا من الخزائن الايمانية. فصار نزولها لنا نُزل العز و البركة. و مغناه سبب الفوز والغنية. ورأينا بها حبورًا و فرحة. بعد ما لبثنا علی المصائب بُرهةً. و رُفعنا من ذل اخريات الناس الٰی مراتب رجال هم للقوم كالرأس. ونُجّينا من قطوب الخطوب. و حروب الكروب. وكنا نمدّ الابصار الی ذالک الوقت السعيد. كما تمد الاعين لهلال العيد. وكنا نبسط يد الدعاء لهذه الدولة. بما اصابتنا مصائب فی زمن الخالصة.

لڑی میں پرَوئے گئے اور ہم نا کامی کے بعد اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگئے اور جب ہم خالصہ کے دور میں تھے تو ہمیں ہمارے گھروں سے بے دخل کیا گیا اور ہمیں بے وطنی کے جنگلات میں پھینک دیا گیا اور خواہشات کی تکمیل نہ ہونے سے ہم آزمائے گئے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے حکومت برطانیہ کو لاکر ہم پر احسان کیا تو گویا ہم نے ان ایمانی خزانوں کو پالیا جن کو ہم نے کھودیا تھا۔ پس اس (حکومت) کا نزول ہمارے لئے عزت اور برکت کے نزول کا باعث اور اس کا (خالصہ حکومت کی) جگہ لینا کامیابی اور خوشحالی کا سبب بنا۔ اور ہم نے ایک عرصہ مصائب میں رہنے کے بعد اِس حکومت سے خوشی اور فرحت دیکھی اور ہمیں ذلیل کم درجہ لوگوں سے بلند کر کے ایسے بندوں کے مراتب تک پہنچا دیا جو قوم کے لئے سر کی مانند ہیں اور ہمیں شدّتِ حوادث اور مصائب کی جنگوں سے نجات دی گئی۔ اور ہم اپنی آنکھیں اِس مبارک وقت کے لئے فرشِ راہ کئے ہوئے تھے جیسا کہ آنکھیں عید کے چاند کے لئے بچھائی جاتی ہیں اور ہم اس حکومت کے لئے دستِ دعا دَراز کرتے تھے بوجہ ان مصائب کے جو ہمیں سکھوں کے زمانے میں پہنچے

ونبا بنا مالف الوطن و اخرجنا من البقعة. وكانت آباء نا اقتعدوا غارب الاغتراب. بما اكرهوا و بُعّدوا من الاتراب. فتركوا دار رياستهم وجميع ماكان لهم من القرىٰ. و نَصّوا ركاب السرىٰ. وجابوا فی سيرهم وعورا. و تركوا راحة و حبورا. وانضوا اجاردهم تَسْيارا. و ما رأوا ليلا و لا نهارا. حتی وردوا حمیٰ رياسةٍ كفّلتهم بحراسة. فسَرَوا ايجاس الخوف واستشعاره الی ايام. و رأوا لعاع الامن و ازهاره بعد آلام. ثم طلعت علينا شمس الدولة البرطانية و امطرت مُزن العنايات الرحمانية. فتسربلنا لباس الامن بعد ايام الخوف وصرنا مخصبين نعم العوف. فعدنا و اباء نا الی منبت شُعبتنا. و ملنا الی الاوكار من فَلَا غُربتنا و هنّأنا انفسنا فرحين.

﴿۱۷﴾ اور وطن سے مانوسیت ہمیں راس نہ آئی اور ہمیں اپنی جگہ سے نکال دیا گیا اور ہمارے آباؤ اجداد بے وطن ہو گئے۔ کیونکہ ان کو مجبور کیا گیا اور انہیں ہم عمروں سے دُور کیا گیا پس انہوں نے اپنے ریاست کے مرکز اور جتنی بھی اُن کی بستیاں تھیں سب کو چھوڑا اور انہوں نے رات کی سواریوں کو تیز دوڑایا اور انہوں نے اپنے سفر میں سنگلاخ راستوں کو عبور کیا اور انہوں نے راحت اور خوشی کو ترک کیا اور انہوں نے چلا چلا کر اپنے اعلیٰ نسل کے کم مُو گھوڑوں کو دبلا کر دیا اور انہوں نے رات دیکھی نہ دن یہاں تک کہ وہ ایسی ریاست کی پناہ میں چلے گئے جس نے ان کی حفاظت کی ذمہ داری اُٹھائی۔ پس انہوں نے ایک عرصہ تک کے لئے خوف کا احساس اور شعور دور کیا اور انہوں نے دکھوں کے بعد امن کی شگوفے اور اس کے پھول دیکھے، پھر ہم پر حکومت برطانیہ کا سورج طلوع ہوا اور خدائے رحمٰن کی عنایات کے بادل برسے۔ پس ایّام خوف کے بعد ہم نے امن کا لباس پہنا اور ہم آسودہ اور خوش حال ہو گئے۔ پس ہم اور ہمارے آباء اپنے آبائی وطن کی طرف لوٹے اور ہم پردیس کے جنگلوں سے اپنے آشیانوں کی طرف آئے اور ہم نے خوش ہوتے ہوئے اپنے آپ کو مبارکبادیں دیں

ولو انصفنا لشهدنا ان هذه
السلطنة ردّت الينا ايام الاسلام.
و فتحت علينا ابوابا لنصرة دين
خير الانام. و كنا فى زمن دولة
الخالصة. اوذينا بالسيوف
والاسنة. وما كان لنا ان نقيم
الصلٰوة على طريق السنة. و
﴿١٨﴾ نؤذّن بالجهر كما نُدب عليه فى
الملّة. و لم يكن بُدّ من الصُمتِ
على ايذاء هِم. و لم يكن سبيل
لدفع جفاءِ هم. فرُددنا الى الامن
والامان عند مجيء هذه
السلطنة. و ما بقى الا تطاول
قسّيسين بالالسنة. و جعل
الحرية كل حرب سجالا. ولكنا
تركنا القذف بالقذف لئلا نشابه
دجّالا. و لا نكون من
المتعسفين. وما منعت السلطنة
ان نفتح الالسن بالجواب. بل لنا
ان نقول اكبر ممّا قالوا و نصبّ
عليهم مطرا من العذاب. ولكن
المرء لا يصدر منه فعل الكلاب.

اور اگر ہم انصاف سے کام لیں گے تو ضرور ہم یہ گواہی دیں گے کہ اس سلطنت نے ہمیں اسلام کے اَیّام واپس لوٹا دیئے اور ہم پر دین خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے دروازے کھولے جب کہ سکھوں کی حکومت کے زمانے میں ہمیں تلواروں اور نیزوں سے تکلیف دی گئی اور ہمارے لئے ممکن نہ تھا کہ ہم مسنون طریق پر نماز اَدا کرسکیں اور بآواز بلند اذان دے سکیں جیسا کہ دین میں حکم دیا گیا ہے اور ان کی ایذاء دہی پر خاموشی کے علاوہ ہمارے پاس کوئی چارہ نہ تھا اور ان کے ظلم کو دور کرنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ پس اس سلطنت کے آنے سے ہم امن و امان کی طرف لوٹ آئے اور صرف پادریوں کی زبان درازیاں باقی رہ گئیں۔ اور آزادی نے ہر جنگ کو دونوں فریقوں کے لئے برابر بنا دیا، لیکن ہم نے دُشنام دہی کے مقابلے پر دُشنام دہی اختیار نہ کی تا کہ ہم بھی دجّال کے مشابہ نہ ہو جائیں اور نہ ہی ہم ظالموں میں سے ہوں۔ اور حکومت نے ہمیں اُن کو ترکی بہ ترکی جواب دینے سے نہیں روکا بلکہ ہمارے لئے ممکن تھا کہ ہم ان سے بھی بڑی بات کہیں اور ہم ان پر عذاب کی بارش برسائیں لیکن ایک انسان سے کتوں کا فعل تو صادر نہیں ہوسکتا

ولا یستقری الحمام الجیفة و لو
لفظه الجوع الی معامی التباب.
أیعیبون نبینا علی الشغف
بالنساء. وکان یسوعهم
قد عیب علی شره الاکل
و شرب الصهباء. وقد ثبت من
الانجیل انه آوی عنده بغیة.
و کانت زانیة و فاسقة و شقیة.
وکانت امرأة شابة فی ثیاب
نظیفة. مع صورة لطیفة. فما
انصرف عنها و ما قام. و ما
اعرض عنها و ما الام. بل
استأنس بها و آنس بطیب
الکلام. حتی جلعت و مسحت
علٰی راسه من عطرها التی کان
قد کسب من الحرام. و
کذالک اقبل علی بغیّة اخریٰ
وکلّمها. وسئلت وعلّمها. و
هذه حرکات لا یستحسنها تقی.
فما الجواب ان اعترض شقی.
ولا شک ان النکاح علی وجه
الحلال خیر من تلک الافعال.

اور نہ کبوتر مُردار پر گرتا ہے چاہے بھوک اسے
ہلاکت کے بیابانوں میں پھینک دے۔ کیا وہ
ہمارے نبیؐ پر عورتوں کی طرف رَغبت کا عیب
لگاتے ہیں جبکہ اُن کے یسوع پر تو کھانے کی
شدید حرص اور شراب پینے کا الزام لگایا گیا اور
انجیل سے بھی ثابت ہے کہ اس نے بدکار عورت
کو اپنے پاس پناہ دی اور وہ زانیہ، فاسقہ اور
بد بخت تھی اور وہ اُجلے کپڑوں میں ملبوس
خوش شکل جوان عورت تھی، پس وہ نہ تو اس سے
دُور گیا اور نہ ہی وہاں سے اُٹھا اور نہ ہی اس
سے اعراض کیا اور نہ ہی ملامت کی۔ بلکہ اس
سے مانوس ہوا اور محبت کا اظہار خوش کلامی سے
کیا حتّٰی کہ اس نے بے شرمی دکھائی اور اس
(یسوع) کے سر پر اپنا عطر ملا جو اس (عورت)
کی حرام کی کمائی کا تھا اور اسی طرح وہ (یسوع)
ایک اور بدکار عورت کے پاس گیا اور اس سے
﴿۱۹﴾ بات چیت کی اور اس (بدکار عورت) نے
سوال کئے اور اس (یسوع) نے اسے علم سکھایا
اور یہ ایسی حرکات ہیں کہ کوئی متقی اسے پسند نہیں
کرتا پس اگر کوئی بد بخت اعتراض کرے تو اس
کا کیا جواب ہے اور کوئی شک نہیں کہ حلال
طریق پر نکاح کرنا ایسی حرکتوں سے بہتر ہے اور

و من کان کیسوع شابا طریرا اغرب مفتقرا الی الازدواج. فای شبهة لا تفجأ القلب عند رؤیة هٰذا الامتزاج☆ فمن کان شمّر عن ذراعیه لاعتراض. و لبس الصفاقة لارتکاض. فلیحسر عن ساعده لهذه الزرایة. فانها احق و اوجب عند اهل التقوی والدرایة. و امّا نحن فصبرنا علی اقوالهم. و ثبّتنا قلوبنا تحت اثقالهم. لتعلم الدولة انّا لسنا بمستشیطین مشتعلین. و لا نبغی الفساد بالمفسدین.

و لا ننسیٰ احسان هذه الحکومة. فانها عصم اموالنا و اعراضنا و دماء نا من ایدی الفئة الظالمة. فالآن تحت ظلها نعیش بخفض و راحة. و لا نرد

جو کوئی یسوع جیسا نوخیز کنوارہ جوان ہو جو شادی کا سخت محتاج ہو پس اس میں کیا شبہ ہے کہ اس طرح کے اختلاط میسر آنے سے دل نہیں بہکے گا۔☆ پس جو کوئی اعتراض کے لئے کمر بستہ ہو اور بے قراری کی حالت میں بے حیائی کا جامہ اُوڑھ لے پس اسے چاہیے کہ اس عیب چینی کا مقابلہ کرنے کے لئے خود کو تیار کرے۔ کیونکہ یہ اعتراض اہلِ تقویٰ اور دانشمندوں کے نزدیک حق اور واجب ہے پس جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم نے ان کے اقوال پر صبر کیا اور ان کے بوجھوں تلے اپنے دلوں کو ثابت قدم رکھا تا کہ حکومت جان لے کہ ہم غضبناک اور مشتعل ہونے والوں میں سے نہیں ہیں اور ہم مفسدوں کے مقابلہ پر فساد نہیں کرنا چاہتے۔

اور ہم اس حکومت کا احسان نہیں بھولتے کیونکہ اس نے ہمارے اموال، عزتوں اور ہمارے خون کو ظالم گروہ کی دسترس سے بچایا پس اب ہم اس کے سائے تلے آسودہ حالی اور راحت سے رہتے ہیں اور ہمیں

☆ هٰذا ما کتبنا من الاناجیل علٰی سبیل الالزام. و انا نکرم المسیح و نعلم انه کان تقیّا و من الانبیاء الکرام. منه

☆ یہ وہ باتیں ہیں جو ہم نے الزامی جواب کے طور پر اناجیل سے لکھ دی ہیں اور یقیناً ہم مسیح کی عزت کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ متقی تھا اور انبیاء کرام میں سے تھا۔منہ

مـورد غـرامة مـن غيـر جـريمة. و لا نـحـل دار ذلة مـن غيـر معـصية. بل نامن كل تهمة و آفة. و نـكـفـى غـوائـل فـجرة و كـفرة . فـكيف نـكـفـر نعـم الـمـنـعمين. و كنّا نمشى كاقزل قبـل هـذه الايـام. ومـا كـان لنا ان نتـكـلـم بشـيءٍ فـى دعـوة ديـن خيـر الانـام. و كـان زمـان الـخـالصة زمان الذلة و المصيبة صُـغّـر فيـه الشرفـاء. و اسـادت الآمـاء. وصُبت عـلـينـا مصائب يـنشـق الـقـلـم بـذكـرهـا و خـرجـنـا مـن اوطـانـنـا باكين. فـقـلّـب امـرنـا بهـذه الـدولة مـن بـؤسٍ الـى رَخـاء. و مـن زغـرع الـى رخـاء. وفتـح لـنـا بـعنايا تها بـاب الـفَرج. و اوتينا الـحـرية بـعـد الاسـر و العَـرج. وصـرنا متنعّمين مرموق الرخاء. بـعـد مـا كـنّـا فـى انواع البلاء و رأيـنـا لـنـا هـذه الدولة كريف

بغیر جرم کے چٹی نہیں پڑتی اور بغیر نافرمانی کے ہم ذلّت کے گھر میں نہیں اُترتے بلکہ ہم ہر تہمت اور آفت سے امن میں ہیں اور ہم تمام بدکاروں اور کافروں کے مفاسد سے بچائے جاتے ہیں پس ہم کس طرح نعمتیں دینے والوں کی نعمت کا انکار کریں اور ہم ان ایّام سے پہلے لنگڑے کی سی چال چلا کرتے تھےاور ہمارے لئے ممکن نہ تھا کہ ہم دینِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم ﴿۲۰﴾
کی تبلیغ کے لئے کوئی بات کرسکیں۔ اور سکھوں کا زمانہ ذلت اور مصیبت کا زمانہ تھا جس میں شرفاء کی تحقیر کی گئی اور لونڈیوں نے سرداروں کوجنم دیا اور ہم پر ایسے مظالم ڈھائے گئے کہ قلم ان کے ذکر سےٹوٹ جاتا ہےاور ہم اپنے وطنوں سے روتے ہوئے نکلے پس اس حکومت کی وجہ سے ہمارا معاملہ تنگی سے آسودگی اور تیز وتند ہوا سے نرم رفتار ہوا میں بدل گیا۔ اور ہمارے لئے اس کی عنایات سے کشادگی کا دروازہ کھولا گیا اور ہمیں قید و بند کے بعد آزادی دی گئی۔ اور ہم مالدار اور رشک سے دیکھے جانے والے ہو گئے بعد اس کے کہ ہم مختلف مصیبتوں میں مبتلا تھے اور ہم نے اس حکومت کو اپنے لئے قحط

بعد الامحال. او کصحة بعد الاعتلال. فلاجل تلک المنن و الآلاء والاحسانات. وجب شکرها بصدق الطویة و اخلاص النیات. فندعوا لها بألسنة صادقة و قلوب صافیة. و ندعو اللّٰه ان یجعل لهذه الملکة القیصَرة عاقبة الخیر. ویحفظها من انواع الغُمّة والضیر. و یصدف عنها المکاره والأفات. و یجعل لها حظّا من التعرف الیه بالفضل والعنایات. انه یفعل ما یشاء و انه ارحم الراحمین.

فلما رأینا هذه المنن من هذه الدولة. والفینا اراداتها مبنیة علٰی حسن النیة. فهمنا انه لا ﴿۲۱﴾
ینبغی ان نوذیها فی قومها بعد هذه الصنیعة. ولا یجوز ان نطلب منها ما ینصبها لبعض مصالح السلطنة. بل الواجب ان نجادل القسّیسین بالحکمة والموعظة الحسنة. و ندفع

کے بعد شادابی یا بیماری کے بعد تندرستی کی طرح پایا۔ پس ان احسانات اور نعماء اور مہربانیوں کی وجہ سے اس (حکومت) کا صدق دل اور خلوص نیت سے شکریہ اَدا کرنا واجب ہوگیا۔ پس ہم اس حکومت کے لئے سچی زبانوں اور صاف دلوں سے دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس ملکہ قیصرہ (ہند) کا انجام بخیر کرے اور اسے مختلف قسم کے غموں اور نقصانات سے محفوظ رکھے اور اس سے مکروہات اور آفات کو دور کرے اور فضل اور عنایات سے اسے اپنی معرفت نصیب فرمائے۔ یقیناً وہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے اور وہ اَرحمُ الرّاحمین ہے۔

پس جب ہم نے اِس حکومت کی طرف سے یہ احسانات دیکھے اور ہم نے اس کے ارادوں کو نیک نیّتی پر مبنی پایا تو ہم نے جان لیا کہ یہ مناسب بات نہیں کہ ہم اِس حکومت کو اس احسان کے بعد اس کی قوم کے بارے میں ایذا دیں اور یہ جائز نہیں کہ ہم اس (حکومت) سے بعض مصالح سلطنت کے خلاف مطالبہ کریں۔ بلکہ واجب یہ ہے کہ ہم پادریوں سے حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ بحث کریں اور ہم اس سے دفاع کریں

بالتی هی احسن ونترک الترافع الی الحکومة. هذا و نعلم ان قذف قسّیسین قد بلغ مداه. و جرحت قلوبنا مداه. و انهم و ثبوا علی عامتنا وثبة الذئب علی الخروف. و نزوا نزو النمر المجوف. فسقی کثیر من ایدیهم کاس الحتوف. وبلغوا بدجلهم ما لیس یبلغ بالسیوف. و تراء وا من کل حدب ناسلین و قد اتتکم من اخبار فلا حاجة الٰی اظهار. ولا تغتموا و لا تحزنوا و اربؤا ایام اللّٰه صابرین.

والامر الذی حدث الآن واضجر القلوب. وجدّد الکروب. و عظّم الخطوب وانتشر وا وقد الحروب. و کبر و اعضل. و دقّ و اشکل. و خوّف بتهاویله و هوّل. فهو رسالة امّهات المؤمنین. وقد

جو بہترین ہو اور ہم حکومت سے فریاد رسی کو ترک کر دیں۔ یہ تو ہوا اور ہم جانتے ہیں کہ پادریوں کی بہتان تراشی اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے اور اُس کی چھریوں نے ہمارے دلوں کو مجروح کر دیا ہے۔ اور انہوں نے ہماری عوام پر ایسے حملہ کیا جیسے بھیڑیا بھیڑ کے بچے پر حملہ کرتا ہے اور انہوں نے دھاری دار چیتے کی طرح تیزی سے حملہ کیا۔ پس ان کے ہاتھوں سے کثیر تعداد نے موت کا پیالہ پیا اور انہوں نے اپنے دجل سے وہ کام کر دکھایا جو تلواروں سے نہیں کیا جا سکتا اور دکھایا کہ وہ ہر بلندی کو پھلانگنے والے ہیں اور یقیناً تمہارے پاس ایسی خبریں آ چکی ہیں جن کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ اور تم غم نہ کرو اور دلگیر مت ہو اور صبر کرتے ہوئے اللہ کے ایّام کی توقع کرو۔

اور وہ معاملہ جو اب ہوا ہے اور جس نے دلوں کو بے قرار کر دیا ہے اور دُکھوں کو تازہ کر دیا ہے اور بات بڑھ گئی اور پھیل گئی اور اس امر نے جنگ کی آگ بھڑکا دی ہے اور وہ (معاملہ) بہت بڑا ہو گیا ہے اور پیچیدہ ہو گیا اور بہت دقیق اور مشکل ہو گیا ہے اور اِس نے اپنی ہولناکی سے ڈرایا اور خوفزدہ کیا ہے پس وہ رسالہ اُمّہات المومنین ہے جس کی وجہ

قامت القيامة منها فی المسلمين. و كل من رأى هذه الرسالة فلعن مؤلّفهٗ بما جمع السبّ و الضلالة. ﴿۲۲﴾ وهو زايل الوطن و المقام. لكی يامن الحكام. فاختار المفرّ. لئلا يُسحب و يُجرّ و بقی منه عذرة كلماته. و نتن ملفوظاته. و اُغلوطة اعتراضاته. فنترک قذفه و بذاء ه و نجاسة كلماته. و نفوّضه الی اللّٰه و يوم مكافاته. و اما ما افترى من شبهاته التی تولّدت من حمقه و زيغ خيالاته. فذالک امر وجب ازالته بجميع جهاته. و ان الحق شیء لا يمكن احدا التقدم عنه و لا التّأخر. ثم غيرة الاسلام فرض مؤكّد لمن كان له الحياء و التدبّر. فان المؤلّف اجترء و هتک حرم الدين. وصال و بارز فبارزوا كاسد من

سے مسلمانوں میں قیامت بَر پا ہوگئی ہے اور ہر ایک جس نے یہ رسالہ دیکھا اس نے اس کے مؤلف پر لعنت بھیجی کیونکہ اس نے اس رسالے میں سب و شتم اور گمراہی جمع کر دی ہے۔ اور اس نے وطن اور جگہ کو چھوڑا تا کہ حکّام سے امن میں رہے اور اس نے راہِ فرار اختیار کی تا کہ اسے (مقدمات میں) گھسیٹا اور کھینچا نہ جائے اب تو اس سے محض اس کے کلمات کی پلیدی، باتوں کی بدبُو، اعتراضات کے مغالطے باقی رہ گئے ہیں۔ پس ہم اس کی بہتان تراشی، اس کی بدگوئی اور کلمات کی نجاست کو چھوڑتے ہیں اور ہم اسے اللہ تعالیٰ اور یوم مکافات کے سپرد کرتے ہیں۔ پس جو افتراء اس نے ایسے شبہات کے نتیجے میں کیا ہے جو اس کی حماقت اور کج خیالی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ ایسا امر ہے کہ اس کا ہر جہت سے ازالہ ضروری ہے اور حق ایسی چیز ہے کہ کسی کے لئے اس سے آگے بڑھنا یا پیچھے رہنا ممکن نہیں پھر اسلام کی غیرت ہر حیادار اور تدبر کرنے والے پر فرض عین ہے کیونکہ یقیناً مؤلف نے جسارت کی، دین اسلام کی بے حرمتی کی، اور اس نے حملہ کیا اور مقابلہ کے لئے سامنے آیا۔ پس تم بھی شیر کی طرح مقابلہ کے

العرین. وقد حان ان یکون رجالکم کقسورة و نساء کم کلبوة . و ابناء کم کأَشبال. واعداء کم کسخال. فاتقوا اللّٰہ و علیہ توکّلوا ان کنتم مؤمنین.

و قد سبق منّا الذکر بانّ القوم تفرّقوا فی امر کتابه. فبعضهم استحسنوا التوجه الی جوابه. واستهجنوا ان یرفع الشکوی الی السلطنة. فانها من امارات العجز والمسکنة. و فیه شیٔ یخالف التأدّب بالدولة العالیة. و قالوا ان الترافع لیس من المصلحة. فلا تسعوا الی حکام الدولة. و لا تقصدوا سیّئة بانواع الحیلة. بل اصبروا و غیّضوا دموعکم المنهلات. ولا تذکروا ما قیل من الجهلات. وادفعوا بالتی هی احسن و انسب بشان الشرفاء. ولا تسعوا الی

لئے کچھار سے نکلو اور یقیناً وہ وقت آ گیا ہے کہ تمہارے مرد شیروں کی طرح ہوں اور تمہاری عورتیں شیرنیوں کی مانند اور تمہارے بیٹے شیر کے بچوں کی مانند اور تمہارے دشمن بکروٹوں کی طرح ہوں پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اسی پر توکّل کرو اگر تم مومن ہو۔

اور ہماری طرف سے پہلے ذکر گزر چکا ہے کہ (ہماری) قوم اس کی کتاب کے بارے میں مختلف الآراء تھی۔ پس ان میں سے بعض نے اس کے جواب دینے کی طرف توجہ دینے کو اچھا جانا اور انہوں نے اس بات کو بُرا سمجھا کہ اس شکوہ کو حکومت تک پہنچایا جائے کیونکہ یہ عاجزی اور بے بسی کی علامات میں سے ہے ﴿۲۳﴾
اور اس میں ایسی چیز ہے جو حکومتِ عالیہ کے اَدب کے خلاف ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ میموریل بھیجنا خلافِ مصلحت ہے۔ پس تم حکّامِ سلطنت کی طرف نہ بھاگو اور مختلف بہانوں سے بُرائی کا ارادہ نہ کرو بلکہ صبر کرو اور اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو پونچھ لو اور جو جاہلانہ باتیں کی گئی ہیں ان کو یاد نہ کرو اور ایسی چیز سے دفاع کرو جو اچھی ہو اور شرفاء کی قدر و منزلت کے عین مطابق ہو اور تم عدالتوں

المحاكمات بالصراخ والبكاء.
و ان لنا كل يوم غلبة
بالادلة القاطعة و سطوة
دامغة بالبراهين اليقينية.
فلا يحتقر دينا عند العقلاء.
و لا يحقر بتحقير السفهاء.
فالرجوع الى الحكومة
كالنائحات. امر لا يعدّه غيور
من المستحسنات. و ليس
هذا العدو بواحد فنستريح
بعد نكاله. بل نرٰى كثيرًا
من امثاله. لهم اقوال كاقواله.
و مكال كمثل مكاله. و لم يبق
بلدة و لا مدينة من مدائن هذه
البلاد الا نزلوا بها و تخيّموا
للفساد فی الارضين. و كانوا
فی اوّل زمنهم يتزهّدون
و يوحدون و يروضون انفسهم
و يراوضون. و يكفون الالسن
ولايهذون. ثم خلفوا من ﴿۲۴﴾
بعدهم خلف عدلوا عن
تلك الخصلة. و رفضوا

میں چیختے چلاتے اور روتے ہوئے نہ جاؤ اور یقیناً ہمارے لئے ہر روز دلائلِ قاطعہ کے ساتھ غلبہ ہے اور براہین یقینیہ کے ساتھ سرتوڑ حملہ ہے۔ پس ہمارا دین عقلمندوں کے نزدیک حقیر نہیں اور نہ ہی بیوقوفوں کے تحقیر کرنے سے حقیر ہوتا ہے۔ پس نوحہ کرنے والیوں کی طرح حکومت کی طرف رجوع کرنا ایسا معاملہ ہے کہ غیرت مندوں کے نزدیک مستحسن نہیں اور یہ ایک ہی دشمن نہیں کہ اس کی سزا کے بعد ہم آرام پائیں بلکہ ہم اس جیسے بہت سے (دشمن) دیکھتے ہیں جن کی باتیں اس کی باتوں جیسی ہیں اور پیمانہ بھی اس کے پیمانے جیسا ہے ۔اس ملک کے شہروں میں سے کوئی شہر اور علاقہ باقی نہیں رہا جہاں انہوں نے ڈیرہ نہ ڈالا ہو اور اُس سرزمین میں فساد کرنے کے لئے خیمہ زن نہ ہوئے ہوں۔ اور وہ اپنے پہلے زمانوں میں زاہدانہ زندگی بسر کیا کرتے تھے اور موحدانہ عقائد رکھتے تھے اور خود بھی ریاضت کرتے تھے اور دوسروں کو بھی ریاضت کروایا کرتے تھے اور اپنی زبانوں کو روکتے تھے اور یاوہ گوئی نہ کرتے تھے پھر ان کے بعد ان کے نااہل جانشین آئے اور وہ اس عادت سے ہٹ گئے اور انہوں نے دین کے احکام کا

وصايا الملة. و هجوا الاتقياء والاصفياء و تركوا الصلوٰة و اكلوا الخنزير و شربوا الخمر و عبدوا انسانا كمثلهم الفقير. و سبق بعضهم على البعض في سبّ خير العباد. وقذفوا عرض خير البريّة بالعناد. ألّفوا كتبا مشتملة على السبّ والشتم والمكاوحة والقحة ممزوجةً بانواع العذرة مع دجل كثير لاغلاط العامة. و بلغ عدد بذاء هم الٰى حد لا يعلمه الا حضرة العزّة. فانظروا كيف يعضل الامر عند الاستغاثاة و يلزم ان نعدو كل يوم الى المحاكمات. و ان هي الا من المحالات. هذه دلائل هذه الفرقة. والآخرون يؤثرون طرق الاستغاثة. ولكنا لا نرٰى عندهم شيئًا من الادلة علٰى تلك المصلحة.

انکار کر دیا اور انہوں نے متقی اور برگزیدہ لوگوں کی ہجو کی اور انہوں نے نماز ترک کی اور سؤر کھایا ،شراب پی اور اپنے جیسے محتاج آدمی کی عبادت کی ۔ اور خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے میں ان میں سے بعض بعض پر سبقت لے گئے اور انہوں نے دشمنی سے خیر البریّہ صلی اللہ علیہ و سلم کی عزت پر بہتان تراشی کی ۔ انہوں نے سبّ وشتم اور دُشنام دہی اور بے حیائی اور مختلف قسم کے گند پر مشتمل اور بہت سے دھوکہ پر مبنی کتابیں لکھیں تاکہ عام لوگوں کو مغالطہ میں ڈالیں اور ان کی بدزبانی کی تعداد اس حد تک پہنچ گئی کہ اسے صرف حضرت باری تعالیٰ ہی جانتا ہے ۔ پس تم دیکھو کہ مقدمہ بازی کے وقت معاملہ کس قدر پیچیدہ ہو جاتا ہے اور ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم ہر روز فیصلوں کے لئے عدالتوں کی طرف دوڑیں تو یقیناً یہ محالات میں سے ہے ۔ یہ اس گروہ کے دلائل ہیں اور دوسرے مقدمہ بازی کے راستوں کو ترجیح دیتے ہیں لیکن ہم اُن کے پاس اِس مصلحت کے متعلق کوئی دلائل نہیں دیکھتے یہ تو محض عام معمولی

و ان هــو الا حـــرص لــلانـتـقـام كعُرض الناس و العامة. و اذاقيل لهـم انـكـم تـخطئون بايثار هذه التـدابيـر. فـلا يـجيبون بجواب حسـن كـالنحارير. و يتكلمون كـالسـفهـاء الـمتـعصبين. و قلنا ايها الناس ارجعوا النظر.

لوگوں کی مانند انتقام کی حرص ہے اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ ان تدابیر کو ترجیح دے کر تم غلطی کرتے ہو تو وہ عقلمندوں کی طرح اچھا جواب نہیں دے سکتے اور تعصب رکھنے والے بیوقوفوں کی طرح باتیں کرتے ہیں اور ہم نے کہا کہ اے لوگو تم پھر نظرِ ثانی کرو۔